انکار کا کوئی مواخذہ اس سے ہرگز نہ ہوگا۔

ان آیات سے یا تو جبر فطری کی نفی ہوتی ہے یا اس کی وضاحت ہوتی ہے کہ نبی کی ذمہ داری لوگوں کے کفر و ایمان سے متعلق کس حد تک ہے۔ ان سے کسی طرح یہ بات نہیں نکلتی کہ اقامت دین کی راہ میں کسی مرحلہ پر طاقت کا استعمال نہ کیا جائے یا تلوار نہ اٹھائی جائے بلکہ صرف وعظ کیے جائیں۔ اب بلاشبہ ہم کسی شخص پر اسلام قبول کرنے کے لیے تلوار نہیں اٹھائیں گے لیکن دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اہل باطل کے ہاتھوں سے طاقت چھین کر ان کو حق کا محکوم کیا جائے۔ اور اگر ضرورت پیش آئے تو اس مقصد کے لیے تلوار بھی استعمال کی جائے۔

نظام باطل کے جواز کے بعض دلائل اور ان کا جواب

سوال:- میرے ارادہ ترک ملازمت سے جب عزیزوں کو پوری آگاہی ہوگئی تو سب نے بڑی باری نصیحت کی کہ ملازمت مت چھوڑو، بلکہ انصاف اور ایمان داری سے اسے جاری رکھو تو کچھ حرج نہیں۔ ایک قریبی رشتہ دار نے تو یہ مشورہ دیا کہ رفاہ عام کے ایک محکمہ کی ملازمت کرنے میں تو کچھ گناہ ہے ہی نہیں، یہی کہ ان کے خیال کے مطابق جماعت اسلامی بھی اسے جائز قرار دیتی ہے۔

پھر یہ کہا گیا کہ تم اگر آج سے ملازمت ترک کردو تو تم پر لامحالہ اقتصادی مشکلات ٹوٹ پڑیں گی اور کچھ تبلیغ تم سے ہو ہی نہ سکے گی، یوں بھی تم کچھ اچھے مبلغ نہیں بن سکتے، بہتر تو یہ ہے کہ ملازمت کرتے رہو اور سو پچاس روپیہ معینہ پر کسی عالم کو تبلیغ پر مقرر کردو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ترک ملازمت کے بعد آبائی جائداد کو اگر شرعی اصولوں پر تقسیم کیا گیا تو اس پر موجودہ معیار کی گذران ہرگز نہ ہو سکے گی۔ نیز یہ خوف بھی دلایا گیا ہے کہ اگر زمینداری کی طرف تم متوجہ ہوئے تو پٹواریوں، تحصیلداروں اور پولیس کے افسران سے جب واسطہ پڑے گا تو معلوم ہوگا کہ ادھر ملازمت سے بھی زیادہ تلخ غلامی ہے۔ یہاں یا تو نظام باطل کے ان کارندوں کا اصول ماننا پڑے گا یا پھر ان کی دست درازیوں سے نقصان پر نقصان اٹھاؤ گے اور عدالت میں بھی چونکہ تمہیں جانا نہیں ہے لہذا کوئی داد فریاد

کی گنجائش نہیں۔ پس چپ چاپ ملازمت کرو اور ایمانداری اور دیانت سے کرو، رشوت نہ لو، نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہی بہتر ہے!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ملازمت محض اس بھروسہ پر تم ترک کرنا چاہتے ہو کہ باپ کی بنائی ہوئی جائداد موجود ہے، حالانکہ تم جیسا طریقہ اگر تمہارے والد نے بھی اختیار کیا ہوتا تو یہ جائداد ہی نہ بنی ہوتی۔ نیز جو شخص دوسرے کی کمائی کے بل پر ایماندار رہنا چاہتا ہے اس کا اپنا کمال کیا ہوا۔ بات تو جب ہے کہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لیے تم خود جائز ذرائع سے کمائی کر کے دکھاؤ، پھر ہم مانیں گے کہ یہ ایمانداری ہے۔ بنی بنائی چیز پر بیٹھ کر دعوت حق دینا آسان ہے۔ اب ہمارا قصہ یہی ہے کہ والد کے چھوڑے ہوئے مکان اور زمین کے سوا میرے پاس کوئی اور اثاثہ نہیں ہے کہ اس پر گذر کروں یا اسے کاروبار میں لگاؤں۔

وعظاء وعظ میں یہ کہا جاتا ہے کہ ملازمت کرتے ہوئے تو تم لٹریچر بھی خرید سکتے ہو، جماعت اسلامی کو چندہ بھی دے سکتے ہو، اور اس کے اجتماعات میں بھی شریک ہو سکتے ہو، مگر یہ ذریعہ ترک کیا تو روٹی ہی کی فکر میں ساری توجہ صرف کر دو گے۔ آدمی کے لیے مناسب یہی ہے کہ پہلے روٹی کا انتظام تسلی بخش سا کر لے تو پھر دوسری باتوں کی طرف مستقل مزاجی کے ساتھ متوجہ ہو۔

میرے ناصحین میں سے یہ تو ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ ملازمت سرکاری روزی اچھی روزی نہیں، مگر اسے حرام کوئی نہیں مانتا۔ اسی وجہ سے سب کا زور اسی ایک نکتہ پر ہے کہ پہلے کوئی دوسرا روزگار فراہم کرو تو پھر اسے چھوڑ دینا۔

گھر میں دو تین روز کی رخصت انہیں بحثوں اور نصیحتوں میں گھرے ہوئے گذاری، اب میں مرکز سے رہنمائی چاہتا ہوں، ان سارے شکوک و اعتراضات اور مشوروں پر اگر روشنی ڈالی جائے تو اچھا ہو، نیز مجھے یہ بتایا جائے کہ میں اب کیا قدم اٹھاؤں؟

جواب: ۔ آپ کے ملازمت ترک کرنے اور نہ کرنے کا سوال خود آپ ہی کے حل کرنے کا ہے۔ اس بارہ میں ہم جو کچھ کہتے ہیں یا کہہ سکتے ہیں اس کی حیثیت محض اصولی ہو گی۔ اگر وہ ساری باتیں آپ کے

پیش نظر ہیں جو اس باب میں ہم کہہ چکے ہیں اور اصولاً آپ ان کو صحیح سمجھتے ہیں تو یہ فیصلہ کرنا خود آپ کا کام ہے کہ آپ ان پر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں اور اگر کر سکتے ہیں تو کس حد تک؟ البتہ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے ہوا خواہوں اور عزیزوں کے جو دلائل ملازمت کی حمایت میں نقل کیے ہیں وہ کوئی وزن نہیں رکھتے اور آپ پر بادنیٰ توجہ ان کی کمزوری خود واضح ہو سکتی ہے۔

کسی نظام باطل کے مختلف اجزا اپنے ضرر اور فساد کے اعتبار سے مختلف درجے کے ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ کسی کا ضرر کم ہوتا ہے، کسی کا زیادہ۔ لیکن ان میں سے کوئی جزو بھی ضرر اور فساد سے پاک نہیں ہو سکتا اس وجہ سے ان میں سے کسی کے ثواب یا جائز ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ کسی نظام اجتماعی کے اجزاء پر جو حکم لگایا جاتا ہے وہ درحقیقت اس مجموعی مقصد کو پیش نظر رکھ کر لگایا جاتا ہے جو اس نظام اجتماعی سے پورا ہو رہا ہے یا جس کو پورا کرنا اس کے پیش نظر ہے نہ کہ اس کے کسی ایک جزو کو سامنے رکھ کر۔ عیسائی مشنری اپنے مشن کی توسیع کے لیے بہت سے ایسے کام کرتے ہیں جو بظاہر نہ صرف نہایت بے ضرر بلکہ نیکی اور خدمت خلق کے کام ہوتے ہیں۔ مثلاً شفاخانوں اور تعلیمی اداروں کا قیام۔ لیکن ان ساری چیزوں سے ان کا مقصود محض خلق کو اس ضلالت کے قریب لانا ہوتا ہے جس کے وہ داعی ہوتے ہیں اس وجہ سے یہ کام اسلامی نقطۂ نظر سے نہ تو نیکی کے کام قرار دیے جا سکتے اور نہ کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز ہو سکتی کہ کسی نوعیت سے ان کو قوت اور مدد پہنچائے۔ دنیا کا کوئی فاسد سے فاسد نظام بھی ایسا نہیں ہو سکتا جس کے بعض اجزاء صالح یا کم از کم بے ضرر نہ ہوں لیکن ان اجزا کی وجہ سے نہ تو یہ بات جائز ہو سکتی کہ اس پورے نظام کو جائز قرار دے کر اس کے ساتھ تعاون کیا جائے اور نہ یہی بات جائز ہو سکتی کہ ان صالح اجزا کے حد تک اس کے ساتھ تعاون کیا جائے اور بقیہ سے اجتناب کیا جائے۔ ایک سادہ دل آدمی کو بظاہر اس میں کوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا لیکن حقیقت میں یہ بہت بڑا دھوکا ہے اگر یہ اصول صحیح مان لیا جائے تو پھر دنیا میں کسی باطل سے باطل نظام کے خلاف بھی کوئی اجتماعی جدوجہد جاری نہیں کی جا سکتی کیونکہ بہت سے لوگ اس کے بعض اجزا کو صالح قرار دے کر اس سے چمٹے رہنے کو نہ صرف جائز بلکہ ثواب قرار دے لیں گے۔ اور اس طرح ہر باطل نظام اپنے بعض اجزائے صالحہ کی وجہ سے

اپنے جواز و استقرار کی ایک دلیل پیدا کرے گا۔ پس اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھنے کی چیز صرف یہ ہے کہ ایک نظام اجتماعی بحیثیت مجموعی کس مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اگر وہ خدا کی زمین میں خدا کے احکام کو نافذ کر رہا ہے تو اس کے ساتھ ہر طرح کا تعاون نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے اگرچہ اس کے تحت اس کے بعض اجزاء ناقص اور فاسد بھی ہوں۔ اس کے برخلاف اگر کوئی نظام خدا سے بغاوت کی بنیاد پر قائم ہو تو وہ پورا کا پورا فاسد ہے اگرچہ اس کے تحت بعض نیکی اور رفاہ عام کے کام بھی ہو رہے ہوں۔ پس موجودہ نظام طاغوتی کے ساتھ وابستگی قائم رکھنے کے لیے یہ دلیل کچھ وزنی نہیں ہے کہ آپ اس کے جس شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ صالح ہے۔ اگر مفسدین فی الارض کی کوئی فوج زمین میں خونریزی اور فساد کے لیے اٹھے اور وہ کچھ لوگوں کو اس لیے بھرتی کرے کہ یہ لوگ وقت پر اذان اور نماز کا اہتمام کریں تو گو نماز اور اذان نیکی اور تقویٰ کے کام ہیں لیکن جو لوگ اس کے لیے اپنی خدمات پیش کریں گے وہ بھی مفسدین کے حکم میں داخل ہوں گے اور ان کی کمائی حرام کی کمائی ہوگی۔ مکہ میں قریش کا جو جاہلی نظام قائم تھا اس کے سارے شعبے بُرے نہ تھے بلکہ اس کے بہت سے شعبے ایسے تھے جن کے اچھے ہونے کا قرآن نے بھی اعتراف کیا مثلاً سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے کا شعبہ) اور رفادہ (غرباء کی اعانت کا شعبہ)۔ لیکن اس کے باوجود قرآن نے اس پورے نظام کو فاسد قرار دے کر اس کے خلاف مسلمانوں سے جہاد کا مطالبہ کیا اور کسی ایک مسلمان کو بھی اس بات کی اجازت نہ دی کہ وہ ان کے ساتھ وابستہ رہے۔

دوسری بات جو وہ کہتے ہیں وہ بھی کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔ خدا کے دین کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ آدمی کا دل ہے نہ کہ اس کا مال۔ کسی شخص کا مال خدا کے ہاں قبول ہی نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کی جائز کی ہوئی راہوں سے کما کر اس کی راہ میں نہ خرچ کیا جائے۔ اس وجہ سے آپ اگر مال سے خدا کے دین کی کوئی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنی کمائی کو پاک کریں۔ جو لوگ اپنی خدمات طاغوت کا بول بالا کرنے کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں اور اس کے بخشے ہوئے مال میں سے کچھ خرچ کر کے ایک مبلغ اللہ کے دین کی تبلیغ کے لیے بھی نوکر رکھ دیتے ہیں وہ اپنے زعم میں ممکن ہے کوئی نیکی کا کارنامہ انجام دے رہے ہوں لیکن اللہ کے ہاں اس دینداری کی کوئی پوچھ نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں بلاشبہ زمینداری کے اندر بھی ہزار آفتیں ہیں لیکن ایسی نہیں ہیں کہ آدمی کے لیے ان سے بچنا ناممکن ہو۔ ایک شخص اس زمانہ میں ایمانداری کے ساتھ زمینداری کا کام کرے تو اسے نقصانات اٹھانے کا اندیشہ ہے لیکن ایک خداترس انسان خدا سے بغاوت کے مقابلہ میں بہرحال ان نقصانات کو اہون سمجھے گا۔

طاغوت کی ملازمت ایمانداری کے ساتھ اور رشوت سے بچ کر کرنا ایک لغو بے معنی سی بات ہے اس کی وجہ سے ایک باطل جز حق تو ہونے سے رہی البتہ ایک مغالطہ آپ کو اپنی "نیکی اور پرہیزگاری" کا ہو جائے گا اور اس رشوت نہ لینے اور بے ایمانی نہ کرنے کا سارا فائدہ باطل کو حاصل ہوگا نہ کہ حق کو۔

آپ اگر ملازمت صرف اس وجہ سے ترک کر رہے ہیں کہ آپ کے پاس آپ کے باپ کی چھوڑی ہوئی جائداد موجود ہے تب تو بلاشبہ یہ ترک ملازمت کوئی نیکی کا کام نہیں ہے لیکن اگر آپ ملازمت کو اس وجہ سے چھوڑ رہے ہیں کہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور آپ کے باپ کی جائداد ہوتی یا نہ ہوتی بہرصورت اس باطل کو آپ چھوڑتے ہی تو آپ کو ان لوگوں کے طعنے سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک غلط طعنہ کی وجہ سے نہ آپ کو باطل کے ساتھ چمٹے رہنا چاہیے نہ اپنے ایک حق سے فائدہ اٹھانے سے گریز کرنا چاہیے۔ اس جائداد کے ہوتے ہوئے اگر آپ ایک باطل ذریعہ معاش پر قانع رہیں تو ممکن ہے قیامت کے روز آپ سے یہی سوال ہو کہ جب تم کو ایک جائز ذریعہ معاش خدا نے دیا تھا تو تم اس کے ہوتے ہوئے ایک باطل ذریعہ معاش پر کیوں قانع رہے؟

یہ بات اصولی حیثیت سے غلط ہے کہ ہر بات سے پہلے روٹی کے مسئلہ کو طے کرنا ضروری ہے۔ روٹی کا مسئلہ انسان کی زندگی میں اہمیت ضرور رکھتا ہے لیکن اس درجہ نہیں کہ مذہب و شریعت کے سارے اصول اس کے پیچھے ڈال دیے جائیں۔ جو لوگ آپ کو اس نقطۂ نظر سے مشورہ دے رہے ہیں وہ انسان کی قدر و قیمت سے مطلق واقف نہیں ہیں۔ وہ انسان کے اندر اصلی عنصر صرف پیٹ کو سمجھتے ہیں اور عقل و اخلاق اور انسانیت و مروت کے الفاظ ان کے نزدیک بے معنی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اس قدر سطحی ہیں ان کے مشوروں سے آپ کو کوئی صحیح رہنمائی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان لوگوں